سوال

(280) استمناء بالید

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

استمناء بالید (مشت زنی) کے بارے میں شیخ قرضاوی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ منی بھی دیگر فضلات کی طرح ایک فضلہ ہے لهذا فصد کی طرح اسے خارج کرنا بھی جائز ہے، ابن حزم نے بھی اسی کی تائید وحمایت کی ہے ۔ (ص ۱۶۶، المکتب الاسلامی) کیا یہ صحیح ہے کہ امام احمد رحمة الله علیه نے مشت زنی کو عام جائز قرار دیا ہے؟ ان کی دلیل کیا ہے؟ یہ بات بہت ہی افسوس ناک ہے کہ آج ہمارے نوجوان اس (انتہائی بری) عادت میں بتلا ہوچکے ہیں اور وہ اس بات کو بھول چکے ہیں کہ اس حالت کے علاج کے لئے نبی کریم ﷺ نے روزہ تجویز فرمایا تھا۔ ایک نوجوان نے ہمیں بتایا کہ وہ کپڑے یہ روئی وغیرہ کے ذریعے جائے مخصوصہ بنا کر منی خارج کرتا ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق مشت زنی حرام ہے، جمہور کا بھی یہی قول ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی کا عموم ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ٧ ... سورة المومنون

’’اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں، وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔‘‘

ان آیات میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور صرف اپنی بیویوں یا لونڈیوں ہی کو اپنی جنسی تسکین کے لئے استعمال کرتے ہیں اور فرمایا کہ جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرتا ہے خواہ وہ کوئی طریقہ بھی ہو تو وہ حد سے گزرنے والا اور اللہ تعالی کے حلال کردہ امر سے تجاوز کرنے والا ہے،

چنانچہ ان آیات کے عموم میں مشت زنی بھی شامل ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمة الله علیه اور کئی دیگر ائمہ نے اس کی نشاندہی فرمائی ہے ۔ مشت زنی کے نقصانات بہت زیادہ اور اس کا انجام بھی بے حد خطرناک ہے مثلا اس سے جسمانی قوتیں ختم اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور اسلامی شریعت نے ہر اس کام کو ممنوع قرار دیا ہے جو انسان کے دین، جسم، مال اور عزت وآبرو کے لئے نقصان دہ ہو۔ موفق ابن قدامہ رحمة الله علیه اپنی کتاب ’’المغنی‘‘ میں فرماتے ہیں :

’’اگر کسی نے مشت زنی کی تو اس نے ایک حرام فعل کا ارتکاب کیا، اگر اس سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ فعل بوسہ کی طرح ہے ۔‘‘

یعنی جس طرح بوسہ لینے سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ''مجموع الفتوی ص ۳۲۹ ج ۳۴'' میں فرماتے ہیں :

''جمہور علماء کے نزدیک مشت زنی حرام ہے ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بھی صحیح ترین قول یہی ہے کہ جس نے اس فعل کا ارتکاب کیا اسے تعزیری سزا دی جائے گی ، امام احمد کے مذہب میں دوسرے قول کے مطابق یہ فعل حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے ، اکثر ائمہ زنا وغیرہ کے خوف کی صورت میں بھی اسے جائز قرار نہیں دیتے۔''

علامہ محمد امین شنقیطی اپنی تفسیر ''اضواء البیان ج ۵ ص ۷۶۹'' میں فرماتے ہیں :

''(مسئلہ سوم) بے شک سورہ المومنون کی یہ آیت کریمہ ''فمن ابتغی'' ۔۔۔۔۔ کا عموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مشت زنی (جسے عربی میں جلد عمیرہ اور الخضخضۃ بھی کہا جاتا ہے) ممنوع ہے کیونکہ جس شخص نے ہاتھ سے تلذذ حاصل کیا حتی کہ اسے انزال ہو گیا تو اس نے اللہ تعالی کے حلال کردہ طریقے کے علاوہ اور طریقہ اختیار کیا ہے لہذا وہ سورۃ المومنون کی اس آیت کریمہ اور سورۃ المعارج کی آیت کریمہ کی روشنی میں حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے متبعین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ مشت زنی ممنوع ہے۔''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الحکیم نے کہا ہے کہ میں نے حرملہ بن عبد العزیز سے سنا کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے والذین ہم لفروجہم حافظون سے لے کر العادون تک کی آیات تلاوت فرما دیں۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ مجھے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل علم کا اس آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت کے بارے میں استدلال صحیح ہے۔ قرآن مجید سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور پھر قرآن مجید اور سنت سے اس کے خلاف بھی کوئی بات ثابت نہیں ہے حضرت الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت علمی اور ان کے ورع و تقوی کے اعتراف کے باوجود ہم یہ عرض کریں گے کہ انہوں نے قیاس کے ذریعہ مشت زنی کو جو جائز قرار دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے ، چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''مشت زنی بھی وقت ضرورت جسم سے فضلہ نکالنا ہے لہذا یہ بھی فصد اور سینگی پر قیاس کی وجہ سے جائز ہے جیسا کہ ایک شاعر نے بھی کہا ہے

اذا حللت بواد لا انیس بہ

فاجلد عمیرۃ لا عار ولا حرج

''جب تم کسی ایسی وادی میں فروکش ہو جہاں دوست (بیوی) نہ ہو تو مشت زنی کر لو اس میں کوئی عار یا حرج نہیں ہے۔''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ اگرچہ مسلم لیکن آپ کا یہ قیاس عموم قرآن کے خلاف ہے اور جو قیاس اس طرح کا ہو اسے فساد اعتبار کی وجہ سے رد کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب مبارک (تفسیر قرطبی) میں کئی بار ذکر کیا اور صاحب ''مراقی السعود'' کے اس قول کا حوالہ بھی دیا ہے کہ

والخلف للنص او اجماع دعا

فساد الاعتبار کل من وعی

''نص اور اجماع کے خلاف جو قیاس ہو اسے تمام اہل علم نے فساد الاعتبار کے نام سے موسوم کیا ہے۔''

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ ... سورة المومنون

''اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ''

اور اس سے صرف ان دو صورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو حسب ذیل ہیں :

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ ... سورة المومنون

''مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں۔ ''

اللہ تعالی نے صرف ان لوگوں کو ملامت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جو صرف اور صرف بیوی یا لونڈی کی جنسی تسکین کا ذریعہ بناتے ہیں اور پھر ان دو صورتوں کے سوا دیگر تمام طریقوں اور صورتوں سے منع کرتے ہوئے بے حد جامع الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا :

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ٧ ... سورة المومنون

''اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔ ''

اور بلاشک وشبہ یہ عموم مشت زنی کرنے والے کو بھی شامل ہے ۔ عموم قرآن کے ظاہر سے اعراض صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے جب کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل موجود ہو جس کی طرف رجوع کرنا واجب ہو اور وہ قیاس جو نص کے خلاف ہو وہ ساسد الاعتبار ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں واضح کرادیا ہے، والعلم عند اللہ تعالیٰ_

ابو الفضل عبد اللہ بن محمد صدیق حسنی ادریسی اپنی کتاب الاستقصاء لادلۃ تحریم الاستناء اوالعادۃ لسریۃ میں لکھتے ہیں کہ مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور یہی مذہب صحیح ہے، اس مذہب کے خلاف کوئی بات کہنا جائز نہیں ہے جیسا کہ ان دلائل سے واضح ہوتا ہے، جنہیں بتوفیق الہی ذیل میں پیش کیا جاتا ہے :

دلیل اول :

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ٧ ... سورة المومنون

''اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے میں) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔ ''

ان آیات کریمہ سے استدلال ظاہر ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ حرام کاموں سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ قابل ملامت نہیں ہیں جو اپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے قریب جاتے ہیں یعنی شرم گاہوں کی حفاظت کے عموم سے صرف ان دو صورتوں ہی کو مستثنیٰ قرار دیا اور پھر فرمایا کہ ان دو صورتوں یعنی بیویوں اور لونڈیوں سے جنسی عمل کے سوا جو لوگ کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں تو وہ ظالم اور حلال سے تجاوز کرکے حرام کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔ ''العادی'' اس کو کہتے ہیں جو حد سے تجاوز کر جائے اور جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کر جائے وہ ظالم ہے اور اس کی دلیل یہ ارشاد باری ہے :

وَمَن يَتَعَدَّ حُدودَ اللَّهِ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ **٢٢٩** ... سورة البقرة

''اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے، وہ ظالم ہوں گے۔''

گویا یہ آیت عام ہے اور اس میں جنسی عمل کے لئے بیویوں اور لونڈیوں کے استعمال کے سوا دیگر تمام طریقوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مشت زنی بھی بلاشبہ ان دو صورتوں کے علاوہ ہے لہذا یہ بھی حرام ہے اور اس فعل کا مرتکب نص قرآن کی روشنی میں ظالم ہے۔ اس کتاب کے فاضل مصنف نے اس کے بعد دیگر دلائل ذکر کئے ہیں، جن میں سے چھٹی دلیل حسب ذیل ہے:

علم طب کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مشت زنی سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مثلا اس سے (۱) نظر بے حد کمزور ہو جاتی ہے (۲) عضو تناسل کمزور ہو کر اس میں جزوی طور پر ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے یا وہ کلی طور پر ہی اس قدر ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ مشت زنی کرنے والا عورت کے مشابہہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں رجولیت کا وہ اہم امتیاز ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے مرد کو عورت پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا مرد شادی کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ شادی کر بھی لے تو وہ صحیح طور پر وظیفہ زوجیت ادا نہیں کر سکتا اور جب یہ صحیح طور پر وظیفہ زوجیت ادا نہیں کر سکے گا تو اس کی بیوی دوسرے مردوں کی طرف دیکھے گی اور پھر اس میں جو مفاسد اور خرابیاں ہیں، وہ محتاج بیان نہیں ہیں (۳) مشت زنی کے نتیجہ میں اعصاب بھی کمزور ہو جاتے ہیں (۴) اس سے معدہ پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے اور نظام ہضم کمزور ہو جاتا ہے (۵) اس سے اعضاء بدن خصوصا جنسی اعضاء آلہ تناسل اور خصیتیں کی نشوونما رک جاتی ہے اور وہ اپنی طبعی حد تک نہیں پہنچ سکتے۔ (۶) اس سے مادہ منویہ بہت پتلا ہو جاتا ہے اور مشت زنی کرنے والا سرعت انزال کا اس حد تک مریض ہو جاتا ہے کہ اس کے آلی تناسل سے اگر کوئی ذرا سی چیز بھی لگے تو اسے فورا انزال ہو جاتا ہے۔ (۷) اس سے کمر کی ہڈیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے کیونکہ منی پشت ہی سے نکلتی ہے اور پھر اس درد کی وجہ سے کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ (۸) مشت زنی کرنے والے کی منی بہت پتلی ہو جاتی ہے اور اس کے جراثیم بالکل مر جاتے ہیں یا اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ ان سے حمل قرار نہیں پاتا اور اگر حمل قرار پا بھی جائے تو اولاد بہت کمزور اور نحیف و ناتواں ہوتی ہے اور صحت مند نہیں ہوتی جس طرح ایک طبعی اور صحیح منی سے پیدا ہونے والی اولاد ہوتی ہے (۹) مشت زنی سے بعض اعضاء مثلا پاوں وغیرہ کو رعشہ بھی لاحق ہو سکتا ہے (۱۰) اس سے دماغی غدود کمزور ہو جاتے ہیں جس سے عقل و فہم میں کمی ہو آجاتی ہے خواہ انسان پہلے کتنا ہی عقل مند کیوں نہ ہو اس عادت سے پیدا ہونے والے ضعف دماغ سے دماغی توازن میں خلل بھی پیدا ہو سکتا ہے۔''

اس تفصیل سے سائل کے سامنے بلاشک وشبہ یہ بات واضح ہو گئی ہوگی کہ ان مذکورہ دلائل اور اس عادت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نقصانات کی وجہ سے مشت زنی حرام ہے، منی ہاتھ سے خارج کی جائے یا روئی وغیرہ سے شرم گاہ کی شکل بنا کر ہر طرح (طبعی عمل کے سوا) حرام ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص399

محدث فتویٰ